مطبوعات

خصائص نسائی فی مناقب مرتضوی رضؓ از سید مہر حسین بخاری - ناشر: مجلس تحفظ ناموس اہل بیت، کامرہ - ضلع اٹک - قیمت: -/۱۶ روپے

کتاب میں نسائی کی وہ احادیث پیش کی گئی ہیں جو مناقبِ مرتضوی میں وارد ہیں۔ حالانکہ دوسرے صحابہ کرام (خصوصاً خلفائے راشدین) کے مناقب بھی حدیث کی کتابوں میں بھرے پڑے ہیں اور ان سب کے عملی کارنامے تاریخ میں محفوظ ہیں۔ خرابی یہ ہے کہ ابتدائی دور سے جو فتنہ اٹھا کہ اہل بیت ایک طرف اور دوسرے صحابہ دوسری طرف۔ اسی سے سبائیت بھی پیدا ہوئی اور ناصبیت اور خارجیت بھی۔ ایک گروہ اہل بیت کا حامی بنا اور اُس نے دوسرے اجل صحابہ پر تبرّیٰ جاری رکھا۔ دوسری طرف ایک اور گروہ نے حضرت علیؓ اور اہل بیت کی مخالفت کو شعار بنایا۔ اس کا ایک بڑا ردِ عمل ماضی کی تاریخ کی طرح اس دور میں یہ ہوا کہ محمود عباسی صاحب نے "خلافتِ معاویہ و یزید" لکھی اور ایک گروہ میں گرم کیکوں کی طرح بکی۔ مگر علمائے اُمت نے اسے قبول نہیں کیا جیسا کہ عرضِ ناشر میں مذکور ہے۔ اس کے خلاف اہل سنّت نے تنقیدی و تردیدی کتب لکھیں۔

سید مہر حسین بخاری صاحب اس پرانے تاریخی تضاد کو زندہ کرنے کے بجائے دونوں طرف کے صحابہ کرام کے فضائل پر لکھتے تو ان کی بات کا وزن دوسرا ہوتا۔ کبھی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے لیے تو آپ کلمۂ خیر لکھتے نہیں۔ اس کے باوجود اہل سنّت فراخ دل اور وسیع النظر ہیں جو آن کا بھی احترام کرتے ہیں اور ان سے بھی محبت رکھتے ہیں۔ براہِ کرم وحدت کی راہ اختیار کیجیے۔

مندرجہ احادیث میں سے بعض پر بحثیں ہو سکتی ہیں، مگر اتنی گنجائش نہیں۔ اصل سوال دوسرا ہے جیسے عرض کر دیا گیا۔

اسلامی انقلاب دا سندلیہ | مجموعۂ کلام جناب عبداللہ شاکر صاحب۔ ناشر: اسلامی پبلیکیشنز لاہور۔ (۱۳-ای شاہ عالم مارکیٹ) قیمت ۳۳/- روپے

عبداللہ شاکر اپنے خاص رنگ کے واحد پنجابی شاعر ہیں۔ ان کا لہجہ انقلابی ہے۔ وہ معاشرے کے احوال کی اذیت ناک تصاویر سامنے لاتے ہیں۔ مقصدی بنیاد اُن کی اسلامی فکر پر ہے۔ اپنے ہم قسم شعرائے اُردو کی طرح وہ آگے آگے لپکنے کی کوشش نہیں کرتے، یہ ایک طرح کی فنی غیرت مندی ہے۔

اسلامی انقلاب کا سندلیہ کا مطلب ہے، اسلامی انقلاب کا پیغام۔ جب انہوں نے اول اول اس پیغام کو عام کرنا شروع کیا تو پولیس ان کو پکڑنے کے لیے گئی اور اُن کے ہاتھوں پیروں کی بیسیوں انگلیوں کے نشانات محفوظ کر لیے۔ اس لیے کہ کیا معلوم یہ شخص آگے چل کر غنڈوں سے زیادہ بڑا مجرم ثابت ہو۔ آج اس کی شاعری کا پورا نامہ اعمال ہمارے سامنے ہے۔ کبھی وہ اس پہ پریشان ہوتا ہے کہ اسلام کے چرچوں کے باوجود" بینوں لبھا نہیں اسلام کتے" (یعنی مجھے اسلام عملاً کہیں دکھائی نہیں دیا)۔ کبھی وہ اہلِ مذہب کو بتاتا ہے کہ دین کے لیے سیاست ضروری ہے۔ پھر ساتھ ہی یہ انتباہ بھی کہ میٹھی چال چلنے سے اسلام نہیں آسکتا، بلکہ" اوکھی گھاٹی، مشکل پینڈا، عشق دیاں اسواراں دا"۔ "پاکستان کا مطلب کیا اور سیفٹی ایکٹ" سے لے کر" افغانستان روس دا قبرستان" اور" اللہ دے مہمان مہاجر افغان" تک رنگا رنگ نظمیں ہیں جن کا انقلابی لہجہ ایک سا ہے۔ خوبی یہ کہ" اسلامی بھیناں دا گیت"، "کشمیری بھین دی فریاد"، " اسلامی نظام دے قائم کرن وچ عورت دی ذمہ داری" جیسی نظموں کے ذریعے زندگی کی گاڑی کے دوسرے پہیے کو بھی حرکت میں لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ پھر چونکہ عبداللہ شاکر" جماعتِ اسلامی" کے فدائی رہے ہیں، لہٰذا بہت سی